**Seminar on "Creating Smallholders Wealth through Efficient Credit System in Pakistan" held at Avari Hotel Lahore on 0405 January, 2018**

The workshop was held over two days with the first day focussed on presentation of the initial findings from the ACIAR-sponsored survey with discussion and presentations from stakeholders including government and the financial sector. Over 120 people attended the workshop on the first day (full program attached with this report). Influential people attended the workshop, including the Honourable Dr Pasha, Punjab Finance Minister, Her Excellencies, Margaret Adamson (Australian High Commissioner to Pakistan) and Naela Chohan (Pakistan High Commissioner to Australia), Dr. Yusuf Zafar, Chairman Pakistan Agriculture Research Council and CEO Pakistan Microfinance Investment Company.

**Media Coverage**

There was broad media coverage pre- and post-workshop, which included leading English and Urdu newspapers and TV channels such as The News, The Jang, The Nation, Business Recorder and Geo News. In addition, Dr Shabbir also gave a combined interview with Excellencies Margaret Adamson and Naela Chohan, organized by the Associated Press of Pakistan. Below are some links to the media coverage:

https://youtu.be/JRwt-IGc-1Q
https://fp.brecorder.com/2018/01/20180106333265/
https://www.thenews.com.pk/print/264760-govt-going-extra-mile-to-face-financial-challenge-says-minister
https://nation.com.pk/04-Jan-2018/university-of-queensland-agahe-pakistan-to-hold-seminar-today?show=previewutm_medium=PoliticsNewz
http://www.app.com.pk/collaboration-helps-bringing-improvement-dr-ayesha-ghaus/
https://www.pakistantoday.com.pk/2018/01/04/collaboration-helps-in-bringing-improvement-dr-ayesha-ghaus/
https://www.pakistanpoint.com/en/pakistan/news/smes-backbone-of-economy-across-world-punjab-240245.html

**Media Report for Report Launch on "Creating Smallholders Wealth through Efficient Credit System in Pakistan" held at Avari Hotel Lahore on 22 October, 2018**

This event was attended by 170 people including 27 heads of financial institutions (including commercials banks, microfinance banks & institutions, senior management of regulatory bodies (State Bank of Pakistan and Security Exchange Commission of Pakistan) and charity organizations, NGOs, Officials of agriculture & livestock departments (Secretaries, Director generals, and other associated staff), academicians, and farmers organizations. The inaugural session was chaired by Minister Agriculture. The event was widely covered by the media as there more than 20 national and local TV channels (some covered the event live). Some of the prominent TV channels included **GEO, SAMA, ARY, BOL, Express TV, DIN, Kohinoor, City 42, Star Asia and Royal TV**. The event was also covered by nation English and Urdu newspapers. There were several columns written by the project team as well as local columnists on the issue.

The link of all leading national English Newspapers featuring the report, launch ceremony on 22 October, 2018

1. The Nation
https://nation.com.pk/E-Paper/lahore/2018-10-23/page-8/detail-9
2. Business recorder
https://fp.brecorder.com/2018/10/20181023417985/
3. The News
https://www.thenews.com.pk/print/384317-govt-wants-to-uplift-small-farmers-minister
4. Tribune
https://tribune.com.pk/story/1831727/2-promoting-agriculture-punjab-govt-vows-facilitate-small-farmers/
5. Technology News
https://www.technologytimes.pk/agriculture-punjab-facilitate-farmers/

Other online media
https://www.pakistanpoint.com/en/story/462061/punjab-govt-focusing-on-small-farmers-uplift-malik-na.html
https://www.facebook.com/pg/agahepakistan.org/posts/
https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=971101036418987&id=100005572989526

Almost all Urdu (local and national) newspapers reported the event and there also follow up interviews, newspapers columns and TV interviews (live and recorded sessions) on the event and project findings. Some selected interviews with TV channels (both live and recorded) are given below:
https://www.facebook.com/kohenoornews/videos/327204114747914/
https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=971101036418987&id=100005572989526
Publications of interviews and editorials on print media

نوائے وقت
لاہور
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
بدھ 14 صفر المظفر 1440ھ 24 اکتوبر 2018ء 8 کاتک 2075ب
UAN 111-222-007
جلد 78 | شمارہ 206 | رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 102 | صفحات 12 | قیمت 20 روپے
WEDNESDAY 24 OCTOBER 2018

لاہور: صوبائی وزیر زراعت ملک نعمان لنگڑیال ''کسانوں کی خوشحالی کا منصوبہ'' تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

## کسان کیلئے ''ون ونڈو کریڈٹ سسٹم'' لا رہے ہیں: صوبائی وزیر زراعت

### شعبہ زراعت میں بہتری سے ملکی معیشت کا استحکام وابستہ ہے: ملک نعمان لنگڑیال

لاہور (اے پی پی) صوبائی وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال نے کہا ہے کہ شعبہ زراعت میں بہتری سے ملکی معیشت کا استحکام وابستہ ہے۔ حکومت کے سو روزہ پلان پر کام کر رہے ہیں۔ ایسی پالیسیاں لائیں گے جس سے کسان کی حالت بہتر ہوگی۔ کریڈٹ سسٹم کسان کے لئے بہت ضروری ہے۔ کسان کے لئے ون ونڈو کریڈٹ سسٹم لانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہ پیر کے روز یہاں مقامی ہوٹل میں یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا، حکومت پنجاب، پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل، آگاہی پاکستان، خوشحالی بنک، پاکستان مائیکرو فنانس، انوسٹمنٹ کمپنی اور پاکستان ایگری کلچرل کولیشن کے اشتراک سے ''کسانوں میں خوشحالی کا منصوبہ'' کے عنوان سے منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں ایگریکلچرل سیکٹر، مائیکرو فنانس ادارے و بنکس، قومی و بین الاقوامی تعلیمی اور سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے سربراہان، چیئرمین پاکستان ایگری کلچرل ریسرچ کونسل ڈاکٹر یوسف ظفر، ڈاکٹر جانسٹن، ڈاکٹر شبیر، ڈاکٹر سعید احمد، محمد یاسر اشفاق، غالب نشتر، محسن احمد، مبارک علی سرور، ڈاکٹر عارف ندیم و دیگر نے شرکت کی۔ صوبائی وزیر زراعت نے کہا کہ شعبہ زراعت کسی بھی ملک کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شعبے میں بہتری لائے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ پی ٹی آئی نے ملک میں عام انتخابات سے پہلے ہی قوم کو آگاہ کر دیا تھا کہ اقتدار میں آتے ہی زراعت کے شعبہ کے لئے ایمرجنسی لگائیں گے اور ہنگامی بنیادوں پر زراعت کی بہتری کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔ غریب کسان قرض لینے سے ڈرتا ہے اور بنک میں جانے سے گھبراتا ہے اور قرض لینے کی بجائے کسی سے سود پر پیسے لینے پر مجبور ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے لئے ''ون ونڈو کریڈٹ'' کی کوششیں کر رہے ہیں جو ایک بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ کسان کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، گزشتہ دس سالوں میں زراعت کی طرف عدم توجہ کے باعث یہ شعبہ بری طرح متاثر ہوا ہے کسانوں میں آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے اور حکومت سو روزہ پلان پر عمل کرتے ہوئے ایسی پالیسیاں لے کر آ رہی ہے جس سے روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی۔ بعد ازاں تقریب میں پاکستان میں موثر کریڈٹ سسٹم کے ذریعے ''چھوٹے کسانوں کی آمدن میں اضافہ'' کی رپورٹ کی رونمائی بھی کی گئی جس میں چھوٹے زرعی فارموں کے مالکان کے لئے قرضہ جات کی دستیابی کے لئے بہترین پالیسیوں پر مبنی سفارشات فراہم کی گئیں۔ یہ رپورٹ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ کسان خاص طور پر خواتین کسان اپنے کاروبار کو ترقی دینے اور زرعی پیداوار میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی عزت میں کیسے کمی لا سکتی ہیں۔ رپورٹ کی تیاری میں یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا نے پاکستان ایگری کلچر ریسرچ کونسل، یونیورسٹی آف ایگری کلچر فیصل آباد، سندھ یونیورسٹی شاہ عبداللطیف یونیورسٹی اور کامسیٹس یونیورسٹی کے نام قابل ذکر ہیں۔

★★★★★★
TUESDAY 16 OCTOBER 2018

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں ، القرآن

ABC CERTIFIED
لاہور کراچی اسلام آباد ملتان رحیم یار خان مظفرآباد پشاور گلگت بلتستان فرینکفرٹ لندن سے بیک وقت شائع ہونے والا پہلا اردو اخبار

موبائل نمبر 0300-8430087
فون نمبر 042-36280491-4
فیکس نمبر 042-36280524-6304552

E-mail : ausafd@gmail.com
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
http://www.dailyausaf.com

روزنامہ اوصاف لاہور
DAILY AUSAF LAHORE

چیف ایڈیٹر: مہتاب خان
ایڈیٹر: محسن بلال خان

جلد: 22 | منگل 16 اکتوبر 2018ء، 06 صفر المظفر 1440، 02 کاتک 2075 ب، صفحات 12 قیمت 20 روپے | شمارہ: 09

Registered ID 174

# پاکستان ایک زرعی ملک، فائدہ نہ اٹھانا بدقسمتی ہے: ڈاکٹر شبیر

## ملک میں زرعی انقلاب لایا جاسکتا ہے وہیں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) یونیورسٹی آف کوئینز لینڈ آسٹریلیا کے ریسرچر ڈاکٹر شبیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا ہماری بدقسمتی ہے تاہم کسانوں اور زمینداروں کو زراعت سے منسلک طریقو ں کی آگاہی سے جہاں ملک میں زرعی انقلاب لایا جا سکتا ہے وہیں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر شبیر احمد یونیورسٹی آف کوئینز لینڈ آسٹریلیا میں اکنامکس ریسرچ اور ٹیچنگ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جو پاکستانی اور آسٹریلین یونیورسٹیز کے تعاون سے زراعت کے مختلف شعبہ جات میں بہتر کارکردگی لانے میں ریسرچ کر رہے ہیں جس کی فنڈنگ اور

موجودہ حکومت کو اپنی زرعی پالیسی بنانے میں مدد فراہم کرسکتی ہے کیونکہ اس وقت حکومت اور وزارت زراعت زرعی ترقی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جبکہ قرضوں کی فراہمی زرعی پالیسی کا اہم جزو بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا اور پاکستان کے مایہ ناز ریسرچر باہمی اشتراک سے اس ریسرچ (تحقیق) موثر انداز میں پیش کر رہے ہیں ۔ اس سے کسانوں کو قرضہ کی باآسانی فراہمی، قرضے کا موثر استعمال اور زرعی پیداوار میں اضافہ حاصل کرنا ہے جبکہ خواتین کسانوں کو

# زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے انقلاب لایا جاسکتا ہے

## عالمی شہرت کے حامل زرعی ماہر پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد سے خصوصی انٹرویو

رانا وقار

پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ قصور کے نواحی گاؤں کوٹ رادھاکشن میں پیدا ہونے والے شبیر احمد کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی تھا۔ علم حاصل کرنے کی جستجو اور والدین کے ساتھ ہمہ وقت اپنی زمین کو سیراب کرنے میں مگن رہنے والے پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد نے ابتدائی تعلیم کوٹ رادھاکشن سے حاصل کی۔ بعدازاں ایف سی کالج سے ایف ایس سی اور بی ایس سی ریاضیات اور شماریات میں کیا جس کے بعد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم اے اکنامکس کیا اور دو مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد کو وطن کی مٹی سے محبت نے وطن کے لئے کچھ کرنے کی طرف راغب کیا، گزشتہ دنوں پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد پاکستان کے دورے پر آئے تو ان کا خصوصی انٹرویو کیا گیا، اس دوران اُن سے ہونے والی گفتگو نذر قارئین ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد نے روزنامہ ”پاکستان“ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ میں ضلع قصور کے ایک گاؤں کوٹ رادھاکشن میں پیدا ہوا، وہیں پرائمری اور ہائی سکول تک تعلیم حاصل کی، میٹرک میں اچھے نمبر حاصل کرنے کے بعد ایف سی کالج میں داخلہ لیا جہاں سے میں نے ایف ایس سی اور بی ایس سی میتھ کے ساتھ کیا، اس کے بعد 1994ء میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد چلا گیا وہاں سے ایم ایس سی اکنامکس (معیشت) کی پھر مجھے قائداعظم یونیورسٹی میں داخلہ ملا جہاں سے میں نے اپنا ایم فل مکمل کیا اور اس کے بعد پی ایچ ڈی شروع کی، پھر وہیں پڑھانا شروع کردیا، میرا تعلق ایک کسان فیملی سے تھا جب چھوٹا تھا تو اپنے عزیز واقارب اور بزرگوں کے ساتھ کھیتوں میں چلا جاتا اور گندم کی کٹائی کے عمل میں شروع سے لے کر بھوسے سے علیحدہ کرنے تک شامل رہتا، اس طرح گندم مکمل تیار ہوجاتی تھی۔ جب میں پی ایچ ڈی کررہا تھا تو مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں انٹرنیشنل کانفرنسز میں شرکت کرنے کا موقع ملا جہاں مختلف قسم کے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے حوالے سے کام کرتے تھے میرا ان کے ساتھ تعارف ہوا جو زراعت کے شعبے میں آگے بڑھنے کے لئے میرے لئے بہت کارآمد ثابت ہوا، یہ یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا سے تعلق رکھتے تھے، ان کے ساتھ میں نے دوسری پی ایچ ڈی کی۔

### آسٹریلیا کے زرعی ماہر پروفیسر جان سٹین نے پاکستان میں زرعی اصلاحات کے لئے خود کو وقف کررکھا ہے

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ میں تدریسی فرائض بھی سرانجام دیتا رہا 2009ء تک پاکستان میں ہی پڑھایا جیسے ہی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی دیار غیر جاکر پاکستان کا نام روشن کیا اور اس دوران وہاں بھی پڑھاتا رہا، میں نے زرعی اصلاحات کے لئے پاکستان کو اس لئے منتخب کیا کہ بطور پاکستانی میرا پہلا فوکس اپنا ملک اور اس کی زرعی اصلاحات تھیں۔ یہ ایک زرخیز ملک ہے جو خدا کا ہم لوگوں کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں پی ایچ ڈی کرنے کے بعد دوبارہ ان کھیتوں میں آؤں گا جہاں میرا بچپن گزرا اور ان کسانوں کی مدد کروں گا کہ وہ کیسے جدید ٹیکنالوجی کو اپنے زیر استعمال لاسکتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پچھلے تین چار سال میں ہم دو سے تین مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے رہے ہیں کہ کس طرح ہم چھوٹے کسانوں کی پیداوار بڑھانے میں اُن کے مددگار ثابت ہوسکتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی اور اپنے خاندان کی کفالت کے ساتھ ساتھ ضرورت سے زیادہ پیداوار منڈی میں لے جائیں۔ آپ نے پوچھا کہ پاکستان میں آسٹریلیا کی زرعی اصلاحات یا زراعت کا کیسے مقابلہ کیا جاسکتا ہے تو میرے خیال میں ہمارا ان سے براہ راست تو کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا لیکن اگر میں تاریخی حوالہ دوں تو 1990ء سے پہلے آسٹریلیا کی جو زراعت تھی وہ پھل اور سبزیوں کی برآمدات تھیں، وہ خشک میوہ جات تھے اور انگور سے بنی شراب تھی لیکن جب یورپی یونین نے پالیسی تبدیل کی تو اس کے بعد وہاں کے لوگوں نے سیب اور ناشپاتی کی ٹریڈ کو اپنایا اور دنیا میں اپنا ایک مقام بنایا۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پروفیسر جان سٹین پچھلے تین سالوں میں پانچویں دفعہ پاکستان آئے۔ جان سٹین کا شمار آسٹریلیا کے معروف ماہرین زراعت میں ہوتا ہے، وہ ہر دفعہ پہلے سے زیادہ جذبے کے ساتھ آتے ہیں اُن کا کہنا ہے کہ میں اس وجہ سے پاکستان نہیں جاتا کہ میں وہاں اپنی جان پہچان بناؤں بلکہ میں وہاں اپنے کام کو مقدس فریضہ سمجھ کر جاتا ہوں کہ کس طرح انسانیت کی مدد کی جائے۔ یہ کام میں صدقہ جاریہ سمجھ کر کرتا ہوں، ایک چیریٹی سمجھتا ہوں جو ہر انسان کا فرض ہے، جو میرے لئے قابل تحسین جذبہ ہے، جو مجھے ہمت دیتا ہے، عزم دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کے لوگ بہت ملنسار ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں مختلف چینلوں پر انٹرویو اور پروگرامز میں اور انفرادی گفتگو کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہمیں ہر جگہ بہت اچھا رسپانس ملا۔ وزیراعظم سیکرٹریٹ میں سفارشات پیش کی گئیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی زرعی اصلاحی کمیٹی کے سامنے سفارشات پیش کیں، جنہوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ حکومت کے سو دن مکمل ہونے کے بعد آپ سے رابطہ کریں گے۔ ہم آسٹریلین پروفیسر جان سٹین کی رہنمائی لینا چاہ رہے ہیں اس کے علاوہ پاکستان زرعی تحقیقاتی ادارے کے چیئرمین ڈاکٹر یوسف ظفر کا خصوصی شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ہماری بہت حوصلہ افزائی اور عزت افزائی کی ہمارے ساتھ بیٹھے، ہمیں بڑے غور سے سنا، ڈاکٹر صاحب کی اکثر وزراء، بیوروکریسی وزیراعظم کے ساتھ میٹنگ ہوتی رہتی ہیں، جنہیں وہ ہماری سفارشات پیش کریں گے، اس کے ساتھ پنجاب کی زراعت میں ڈاکٹر واصف خورشید نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جنہوں نے ہماری لانچنگ تقریب میں بھرپور کردار ادا کیا، حکومت کے بڑے سے بڑے افسر نے ہمارے منصوبے کو سراہا، اب جلد سندھ کے زرعی منسٹر سے بھی ملاقات کرنے صوبہ سندھ جارہا ہوں، مجھے امید ہے کہ مثبت ملاقات ہوگی اور ان شاء اللہ اس طرح وہاں بھی زرعی منصوبوں پر کام شروع کریں گے، انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی، سپیورٹرز، کسان آرگنائزیشن سب کا اشتراک ہوتا ہے۔ انڈسٹری ان کے ساتھ ہوتی ہے اس میں نجی سرمایہ کاروں کا اہم ہاتھ ہوگا، ہمارے منصوبے میں بنیادی جز یہی تھا کہ سرمایہ کار کو کیسے لایا جائے، اس میں جدت کیسے لائی جائے۔ کسانوں کو تعلیم وتربیت دی جائے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ زراعت میں تحقیق کو اہم مقام حاصل ہونا چاہئے اس کے لئے تحقیقاتی ادارے یونیورسٹیاں اپنا کردار ادا کریں اور بیرون ممالک کے ماہرین کو بھی بلانا چاہئے اس کے بعد ایک پالیسی بنائی جائے جو کسان دوست ہو، کسانوں کو اس جدت کو اپنانا ہوگا انہیں اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کرنا ہوگا انہیں سہولتیں مہیا کرنا حکومت کا کام ہے جبکہ ان سے فائدہ اٹھانا کسانوں کا کام ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ کسان کس طرح اپنے ایگریکلچر فارم میں جدت لاتے ہیں، اس کے لئے سرمایہ کاری کی ضرورت ہے جو فنانس کرنے والے ادارے ہیں انہیں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تب کہیں جاکر ہم زراعت کے شعبے میں انقلابی اصلاحات کرسکیں گے۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ آسٹریلیا کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں بھرپور محنت اور جدوجہد کرنا ہوگی۔ پہلے تو ہمیں اُن سے سیکھنا ہے کہ کس طرح وہ دو دو دہائیوں سے سیب ناشپاتی، دنیا کے دوسرے ممالک میں بھیج رہے ہیں انہوں نے کس طرح اپنی منڈی کے انتظام کو بہتر بنایا یہ چیز ہم ان سے سیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ ہمارے جو منصوبے پاکستان میں جاری ہیں ہمیں انہیں تیزی سے مکمل کرنا ہے، آخر میں انہوں نے پاکستانی کسانوں اور عوام کے لئے اپنے پیغام میں کہا کو سب سے پہلے تو نیک نیتی ہونی چاہئے کہ ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ اپنی محنت اور کاوش پر عمل پیرا ہوں۔ اصلاح کا عمل بڑا لمبا ہوتا ہے۔ اصلاحات ایک دن میں نہیں ہوتیں، ان کے پیچھے ایک لمبا سفر ہوتا ہے، ہمیں پہلے سیکھنا ہوگا اور طویل جدوجہد کرنا ہوگی اور کچھ بن کر دکھانا ہوگا، ہم آج جدید ٹیکنالوجی میں قدم رکھ رہے ہیں، ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب پاکستان زراعت میں نہ صرف خودکفیل ہوگا، بلکہ دنیا میں اس کا ایک نام ہوگا۔ اس کے لئے کسان کو بہت محنت کرنا ہوگی۔

☆☆☆

# پاکستان میں زراعت پر تحقیق کا آسٹریلوی مشن

جھوٹ کی حد تک سچے لوگ بھی خال خال ہی ملتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مجھے اُستاذِ مکرم جناب ایثار رانا صاحب نے فون کر کے حکم صادر فرمایا کہ برخوردار آپ نے کل آواری ہوٹل میں میرے ساتھ لنچ کرنا ہے۔ میں نے اِس خاص مہربانی کی وجہ پوچھی تو اُنہوں نے مجھے بتلایا کہ یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ بزنس سکول آسٹریلیا کے دو پروفیسرز اس وقت پاکستان کے دورے پر ہیں۔ میں نے آپ سے اُن دونوں پروفیسرز کی ملاقات کروانی ہے۔ اگلے روز میں ایک بجے آواری ہوٹل پہنچا تو اُستاذِ مکرم ایثار رانا صاحب نے یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ پروفیسر جان سٹین (John Steen) اور پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد کا تعارف کرواتے ہوئے مجھے بتلایا کہ یہ دونوں عظیم لوگ آسٹریلیا میں پڑھاتے ہیں اور پاکستان کی زراعت کے بارے میں اتنے متفکر ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کا مشن بنا لیا ہے کہ پاکستان کی زراعت کو بامِ عروج پر لے کر جانا ہے۔ پروفیسر جان سٹین کی کاشتکارانہ انگریزی میری سماعت کے پردوں سے ٹکرا کر مجھے ورطۂ حیرت میں گم کر رہی تھی۔ پروفیسر جان سٹین پاکستان کے گُن گا رہے تھے۔ وہ ساگ اور مکئی کی روٹی پر اپنے ذائقے بیان کر رہے تھے۔ وہ لسی پر فریفتہ تھے۔ گڑ کی چائے، مکھن کا پیڑا، اچار پراٹھا اُن کی لذتوں کا سبب بن گیا تھا۔ وہ جذباتی انداز میں بتلا رہے تھے کہ کل صبح جب میں پروفیسر شبیر احمد کے والد سے گلے ملا تو یقین جانئے مجھے یوں لگا جیسے محبتوں کے ساگر نے مجھے اپنی موجوں کے بازوؤں میں حمائل کر لیا ہو۔ میں اُن کی محبتوں کی انگریزی تو سمجھ سکتا تھا مگر زراعت کی انگریزی کا ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد کے لبوں سے ہی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد نے بتلایا کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا ہماری بدقسمتی ہے تاہم کسانوں اور زمینداروں کو زراعت سے منسلک طریقوں کی آگاہی سے جہاں ملک میں زرعی انقلاب لایا جا سکتا ہے وہیں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر شبیر احمد یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا میں اکنامکس ریسرچ اور ٹیچنگ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جو پاکستانی اور آسٹریلین یونیورسٹیز کے تعاون سے زراعت کے مختلف شعبہ جات میں بہتر کارکردگی لانے میں ریسرچ کر رہے ہیں جس کی فنڈنگ اور ریسرچ آسٹریلوی حکومت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر شبیر کا کہنا تھا کہ اس ریسرچ کا مقصد پاکستان میں چھوٹے کسانوں کے لیے قرضوں کی سہولت میں بہتری لانا اور ان کا استعمال صحیح معنوں میں کر کے بھرپور پیداوار حاصل کر کے کسانوں کو خوشحال بنانا ہے۔ پاکستان میں کی جانے والی یہ ریسرچ پنجاب اور سندھ کے مختلف ضلعوں پر محیط

Attractionz313@yahoo.com

ہے اور یہ ریسرچ موجودہ حکومت کو اپنی زرعی پالیسی بنانے میں مدد فراہم کر سکتی ہے کیونکہ اس وقت حکومت اور وزارت زراعت زرعی ترقی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جبکہ قرضوں کی فراہمی زرعی پالیسی کا اہم جزو بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا اور پاکستان کے مایہ ناز ریسرچر باہمی اشتراک سے اس ریسرچ کو موثر انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے کسانوں کو قرضہ کی با آسانی فراہمی، قرضے کا موثر استعمال اور زرعی پیداوار میں اضافہ حاصل کرنا ہے جبکہ خواتین کسانوں کو قرضہ کی فراہمی یقینی اور انہیں زرعی کاروبار کی ترغیب دینا ہے تا کہ پاکستان کے کسان اور کاشتکار فصلوں کی بھرپور پیداوار حاصل کر کے جہاں خوب منافع کمائیں وہیں زرعی اجناس کو ایکسپورٹ کر کے ملک کے لیے کثیر زرمبادلہ کمایا جا سکے۔

یہ حقیقت تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ زراعت پاکستان کیلئے ایک جڑ کی حیثیت رکھتی ہے، ملک کی 60 فیصد سے زائد آبادی زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔ ملکی زرمبادلہ میں زراعت کا حصہ بائیس فیصد ہے۔ پاکستان میں پیدا ہونے والی کپاس، گندم، گنا اور چاول کی فصل بیرونی منڈیوں میں خاص اہمیت رکھتی ہے اور ملک ان فصلوں کی بدولت قیمتی زرمبادلہ حاصل کرتا ہے۔ اس کے باوجود ملکی زرعی شعبے کی ترقی کی رفتار نہایت سست ہے۔ ہمارے مقابلے میں دنیا کے دیگر ملک زیادہ پیداوار دے رہے ہیں۔ اگر زرعی ترقی میں حائل رکاوٹوں پر غور کیا جائے تو کئی وجوہات سامنے آتی ہیں۔ ہمارے کسان مہنگائی کے بوجھ تلے پھنسے جا رہے ہیں۔ غریب پہلے مہنگائی کی وجہ سے سبزی کھانے پر ترجیح دیتا تھا مگر اب وہ بھی مہنگائی کے باعث غریبوں کی پہنچ سے دور ہو رہی ہے۔ موجودہ حالات میں کسان کھیتی باڑی کی بجائے اپنی زرعی زمینیں فروخت کر کے شہروں میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اگر یہی حالات رہے تو ملکی زرعی صورتحال مکمل طور پر ٹھپ ہو جائے گی فصل کی کاشت کے دنوں میں کیمیائی کھادیں ہر علاقے میں مختلف نرخوں پر فروخت کی جاتی ہیں۔ کھاد ڈیلر فی بوری دو سے تین سو روپے تک منافع کماتے ہیں جبکہ اس دوران ملاوٹ مافیا بھی متحرک ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے فصلوں سے معیاری پیداوار حاصل نہیں ہوتی ہے اور زمین کی زرخیزی بھی شدید متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ زہریلی زرعی ادویات کے نرخوں میں بھی بے تحاشا اضافہ کسانوں کی قوت خرید سے باہر ہے۔ نامناسب کھادوں، زہریلی زرعی ادویات، کا استعمال ہونے کی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار میں کمی ہونے لگی ہے۔ ہمارے کاشتکار اور کسانوں کی اکثریت غیر تعلیم یافتہ ہے اور انہیں جدید طریقوں سے آگاہی حاصل نہیں ہے۔ انھیں جراثیم کش ادویات کے استعمال، معیاری بیجوں کے انتخاب اور مصنوعی کھاد کے مناسب استعمال کے بارے میں زیادہ علم نہیں ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کی فی ایکڑ پیداوار ملک کی ضروریات کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ وہ کاشتکاری کے صرف ان روایتی طریقوں پر یقین رکھتے ہیں جو انہوں نے اپنے بزرگوں سے سیکھے ہیں۔ نئی اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے کسان بہترین پیداوار حاصل کر سکتے ہیں مگر اس کیلئے کسانوں اور کاشتکاروں کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے کسان اور کاشتکار آج بھی لکڑی کے ہل، گوبر کی کھاد، غیر تصدیق شدہ مقامی بیج اور کاشتکاری کے قدیم طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے باوجود اس کے کہ ہمارے کسان انتہائی محنتی اور جفاکش ہیں۔ ٹریکٹر، ٹیوب ویل، کھاد، تصدیق شدہ معیاری بیج اور بیجوں کی ایک منظم اور ترتیب، مشینی کاشتکاری کے اہم اور لازمی اجزا ہیں جبکہ پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے باعث کسان ان تمام سہولیات کا فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ ہم اس حقیقت کو کب اپنے پلے باندھیں گے کہ زراعت کو ترقی دیئے بغیر اور اس ملک کے کسان کی حالت زار میں بہتری لائے بغیر ہم خود کو زراعت میں خود کفیل نہیں بنا سکتے ہیں۔ دنیا کے اکثر ترقی یافتہ ممالک نے سب سے پہلے زرعی نظام میں مواصلات اور کسان دوست پالیسیوں کو لاگو کر کے ہی زراعت میں خود کفالت حاصل کی ہے، کیونکہ زراعت کے بغیر نہ تو صنعت کا پہیہ چل سکتا ہے اور نہ مقررہ شرح نمو اور ترقی و خوشحالی کے پیرامیٹرز پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ ڈیمز کی کمی اور بارشوں کے باعث گزشتہ چند سال سے پاکستان میں آنے والے سیلابوں نے کسانوں کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کیا۔ ہمارا ملک زراعت کے شعبے میں جب ہی ترقی کر سکتا ہے جب حکومت خود نیک نیتی سے زرعی شعبے کی ترقی پر توجہ دے اور زرعی ترقی کیلئے اقدامات کرے۔ سیاستدان عوام کو سیاسی بیان کے ذریعے ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں، ان بیانات سے کسی بھی ملک کا بھلا نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ ہمارا ملک ترقی یافتہ ممالک کے بجائے ابھی تک ترقی پذیر ممالک کی فہرست میں ہے۔ ایسے حالات میں پاکستان کی گرتی ہوئی زراعت کو اُٹھانے کے لئے یہ آسٹریلوی مشن لائق تحسین ہے۔ خدا کرے کہ پروفیسر جان سٹین اور پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد کا یہ مشن کامیابی سے ہمکنار ہو۔ اور ہماری حسرتیں خوشۂ گندم سے لد جائیں۔ ہمارے اشجار ثمر بار ہوں اور ہماری امیدوں کی فصلیں لہلہاتی ہوئی نظر آئیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین)

# زراعت کی ترقی و ترویج

رابعہ رحمٰن

**کسانوں کو زراعت سے متعلق بہتر امور کی آگاہی سے جہاں ملک میں زرعی انقلاب لایا جاسکتا ہے وہاں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے**

**یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا کے ریسرچر ڈاکٹر شبیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا ہماری بدقسمتی ہوگی**

ستان ایک زرعی ملک ہے جس کی 80% آبادی اور 20% بلاواسطہ زراعت سے منسلک ہے اس سے ہوا کہ پاکستان کی ترقی سب سے زیادہ زراعت کی ترقی سے وابستہ ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومتی ایسے اقدامات کیے جائیں جس سے زراعت اور اس سے لوگوں کی زندگیوں میں بہتری لائی جاسکے اس کیلئے حکومت مندرجہ ذیل امور پر توجہ دے۔ زرعی زمین کی ... بہت ضروری ہے اسکے ساتھ ساتھ جس طرح زرعی ... پانی کی سکیموں میں تبدیلی ہو رہی ہے اس کو روکا جائے ... وجوہات تلاش کی جائیں۔ فصلوں کی کاشت کیلئے ... شدہ بیجوں کا استعمال کیا جائے کیونکہ غیر تصدیق شدہ ... کاشت سے فی ایکڑ پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہو رہی ... فصلوں کی بہتر اور زیادہ پیداوار لینے کیلئے متوازن ... کا استعمال بہت ضروری ہے جس کا مطلب یہ ... کے ساتھ ساتھ ... صلیم، زنک، ... اور سلفر وغیرہ کے استعمال کو یقینی ... محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات خصوصاً محکمہ توسیع ... استعمال کیا جائے، جیسے ... کنٹرول کمیٹی پر نگرانی ... بازاروں میں ایمانداری پر فائز کردیا ایسے کاموں ... کیا جائے کیونکہ ان کا کام یہ ہے کہ زمینداروں ... جائے کہ انہیں جدید ٹیکنالوجی اور زراعت کی ترقی سے ... زرعی ادویات کا استعمال مناسب (کیڑے مار) ... کے لحاظ سے بہترین ہونا چاہیے۔ اور اس کو یقینی ... کسی بھی فصل کے فی ایکڑ پودوں کی تعداد پوری رکھی ... زرعی مشینری کے سلسلے میں لوکل انڈسٹری کو بہتر ... قرضوں کی صورت میں دی جائیں تاکہ ٹریکٹرز اور دیگر ... مناسب اور ارزاں قیمت پر دستیاب ہوں اور باہر سے ... منگوانے کے رجحان کو کم سے کم ... فصلوں کی کاشت ... سے زوال ... جائیں۔ ... سال ... ایک سال چاول ... بہتر ہوگی سال تمام

زمیندار چاول کی کاشت نہ کریں اس سے یہ ایک آگہی پروگرام چلائیں جس میں زمینداروں کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے۔ درآمد اور برآمد میں توازن قائم کیا جائے اور اگر کسی یا کسی فصل کی قیمت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ جب زمیندار کی فصل برداشت (Harvest) پر ہو تو مارکیٹ میں بیج قیمت پر بک سکے۔ زرعی قرضہ جات کا بروقت ... ایک زرعی ملک ہے جہاں جس سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا ہماری بدقسمتی ہوگی تاہم کسانوں اور کاشتکاروں کو زراعت سے ... اور کھادوں کی فراہمی کیلئے متحرک ہونا ضروری ہے کسانوں کی خوشحالی میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا اور کسانوں کے زرعی ...

... سال ... کم ... کاشت ... ہو جائے تو باہر سے منگوانے

ایجاد اور مصنوعات استعمال ہوں۔ Hybird Seed Production میں لوکل بیجوں کی کمپنی کو زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں تاکہ ملٹی نیشنل کمپنیز کی اجارہ داری کم ہوسکے۔ جس طرح پانی کی کمی کے مسائل ہیں جو ہمیں درپیش ہیں اس کیلئے آبپاشی کا استعمال ضرورت کے مطابق کیا جائے اور Drip Irrigation System کی ترویج کی جائے۔ زمینداروں اور فصلوں کے حوالے سے جدید ٹیکنالوجی سے آگہی سے ترقی پروگرام بھی کیے جائیں جہاں سرکاری ادارے کام کر رہے ہیں وہاں پر پرائیویٹ اداروں کو بھی ساتھ شامل کیا جائے۔ اس ضمن میں یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا کے ریسرچر ڈاکٹر شبیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان

مختلف طریقوں کی آگاہی سے جہاں ملک میں زرعی انقلاب لایا جاسکتا ہے وہاں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر شبیر احمد کا مقصد زراعت میں ترقی و ترویج کے امر سے میں جدید آلات اور نئی تکنیکوں کے ساتھ ملکی ترقی اور زمیندار و کسان کی خوشحالی کیلئے کام کرنا ہے۔ ڈاکٹر شبیر احمد یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ آسٹریلیا میں اکنامکس ریسرچ اور استاد کے فرائض انجام دے رہے ہیں جو پاکستان کی اور آسٹریلین یونیورسٹیز کے تعاون سے زراعت کے مختلف شعبہ جات میں بہتر کارکردگی لانے میں تحقیق کر رہے ہیں جس کی فنڈنگ اور تحقیق آسٹریلوی حکومت کر رہی ہے اسی ملک میں مختلف قرضے کی سکیموں جدید آلات کی فراہمی زرعی کھاد کے معیار کیلئے بھی کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ جعلی ادویات، بیج

اجناس کے بہتر معاوضہ کیلئے زرعی مارکیٹنگ کے نظام میں تبدیلیاں بھی ضروری ہیں۔ شعبہ اصلاح آبپاشی میں بارانی سولر سسٹم کی تنصیب اور صوبوں بھر میں ڈیپ نظام آبپاشی چلانے کیلئے سولر سسٹم اور سبزیوں کی کاشت کیلئے ٹیکنالوجی کی تنصیب لازمی امر ہے۔ یقینی طور پر اس منصوبے سے جدید اور منافع بخش کاشتکاری کو فروغ حاصل ہوگا اور ماحولیاتی ٹیکنالوجی کے ہم آہنگ بیج کی تنصیب سے پانی کی بچت اور پیداواری اخراجات میں خاطر خواہ کمی ہوگی۔ ڈاکٹر شبیر احمد اپنی ٹیم اور زراعت سے منسلک افراد سے محنت کی بدولت بے شمار ایسے پروگرام ترتیب دینے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں جس سے زمین پر ہل چلانے اور بیج پھیلانے اور بونے سے لے کر فصل کاٹ کر تجارت کیلئے تیار کرنے کیلئے مختلف حکمت عملی بنا رہے اور شامل ہے۔

/DAILYSAADAT

…د علی جناحؒ کے ارشاد کے مطابق 1937 سے جاری شدہ

…دیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED ممبر اے پی این ایس ۔ سی پی این ای

DAILY SAADAT

…سعادت لاہور

بانی تاج سیفی
بانی ثانی اختر سدیدی
گروپ ایڈیٹر عثمان غنی

لاہور
فیصل آباد
گوجرانوالہ
سے بیک وقت شائع ہوتا ہے
پاکستان

TEL :- 042-36364170
0333-4373575

50 | بدھ 7 صفر المظفر 1440ھ 17 اکتوبر 2018ء کیم کاتک 2075 ب صفحات 4 قیمت 5 روپے | شمارہ 246

# زرعی انقلاب کیلئے کسانوں کیلئے آگاہی مہم چلانا ناگزیر ہے، ڈاکٹر شبیر احمد

## کسانوں اور زمینداروں کو زراعت سے منسلک طریقوں کی آگاہی سے زرعی انقلاب کے ساتھ کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے

ڈاکٹر شبیر احمد کے وائے آئی این نیوز ایجنسی کی ٹیم کو انٹرویو دیتے مختلف انداز

لاہور (وائے آئی این این) یونیورسٹی آف کوئینز لینڈ آسٹریلیا کے ریسرچر ڈاکٹر شبیر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس سے بھرپور فائدہ نہ اٹھانا ہماری بدقسمتی ہے تاہم کسانوں اور زمینداروں کو زراعت سے منسلک طریقوں کی آگاہی سے جہاں ملک میں زرعی انقلاب لایا جاسکتا ہے وہیں کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے "روزنامہ پاکستان" کو خصوصی انٹرویو کے دوران کیا۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر شبیر احمد یونیورسٹی آف کوئینز لینڈ آسٹریلیا میں اکنامکس ریسرچ اور ٹیچنگ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جو پاکستانی اور آسٹریلین یونیورسٹیز کے تعاون سے زراعت کے مختلف شعبہ جات میں بہتر کارکردگی لانے میں ریسرچ کر رہے ہیں جس کی فنڈنگ اور ریسرچ آسٹریلوی حکومت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر شبیر کا کہنا تھا کہ اس ریسرچ کا مقصد پاکستان میں چھوٹے کسانوں کے لیے قرضوں کی سہولت میں بہتری لانا اور ان کا استعمال صحیح معنوں میں کر کے بھرپور پیداوار حاصل کر کے کسانوں کو خوشحال بنانا ہے۔ پاکستان میں کی جانے والی یہ ریسرچ پنجاب اور سندھ کے مختلف ضلعوں پر محیط ہے اور یہ ریسرچ موجودہ حکومت کو اپنی زرعی پالیسی بنانے میں مدد فراہم کر سکتی ہے کیونکہ اس وقت حکومت اور وزارت زراعت زرعی ترقی کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں جبکہ قرضوں کی فراہمی زرعی پالیسی کا اہم جزو بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا اور پاکستان کے مایہ ناز ریسرچر باہمی اشتراک سے اس ریسرچ (تحقیق) موثر انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے کسانوں کو قرضہ کی با آسانی فراہمی، قرضے کا موثر استعمال اور زرعی پیداوار میں اضافہ حاصل کرتا ہے جبکہ خواتین کسانوں کو قرضہ کی فراہمی یقینی اور انہیں زرعی کاروبار کی ترغیب دیتا ہے تاکہ پاکستان کے کسان اور کاشتکار فصلوں کی بھرپور پیداوار حاصل کر کے جہاں خوب منافع کمائیں وہیں زرعی اجناس کو ایکسپورٹ کر کے ملک کے لیے کثیر زرمبادلہ کمایا جاسکے۔ اس حوالے سے 22 اکتوبر کو ریسرچ کتاب کی تقریب رونمائی مقامی ہوٹل میں منعقد ہوگی۔

## اینٹی نارکوٹکس فورس خیبر پختونخواہ، اینٹی نارکوٹکس فورس خیبر پختونخواہ کے زیراہتمام منشیات نذر آتش کرنے کی کا انعقاد

لاہور (وائے آئی این این۔ ندیم شہزاد علی سے) اینٹی نارکوٹکس فورس خیبر پختونخواہ کے زیراہتمام منشیات نذر آتش کرنے کی تقریب رنگی للمہ فائرنگ رینج کے مقام پر منعقد ہوئی۔ جس میں محترمہ نصرت یاسمین انتخاب (جج انسداد منشیات کورٹ خیبر پختونخواہ) مہمان خصوصی تھیں۔ فورس کمانڈر اے این ایف خیبر پختونخواہ بریگیڈیر تحسین احمد مرزا نے تقریب کے شرکاء کو خوش آمدید کہا۔ تقریب کے شرکاء میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسران، غیر سرکاری تنظیمیں، سول سوسائٹی، قومی ہیروز، میڈیا کے نمائندوں اور پشاور کی مختلف یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز کے طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی نے کہا کہ منشیات ہمارے معاشرے کو بری طرح متاثر کر رہی ہے لہذا اس لعنت کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹنا وقت کی ضرورت ہے۔ اینٹی نارکوٹکس فورس انتہائی محدود وسائل کے باوجود منشیات کی لعنت کے خلاف احسن طریقے سے نبرد آزما ہے اور منشیات کے استعمال کے خلاف شعور بیدار کرنے کی غرض سے ملکی سطح پر آگاہی مہمات چلا رہی ہے۔

تقریب کے موقع پر عوام میں آگاہی کے لئے سٹیج ڈرامے پیش کیے گئے جسے فرنٹیئر کالج برائے طالبات اور انگریجیئر یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی یوتھ ایمبیسیڈرز کی ٹیم نے تیار کیے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریب میں موجود پاکستان کے نامور قومی کھلاڑیوں فخر زمان اور جہانگیر خان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے نوجوان نسل کو منشیات کی لعنت سے دور رہنے اور اپنی توانائیوں کو کھیلوں کی طرف مبذول کرنے کی تلقین کی۔ فورس کمانڈر اے این ایف خیبر پختونخواہ بریگیڈیر تحسین احمد مرزا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شرکاء کو آگاہ کیا کہ اس منعقدہ تقریب کے دوران تقریباً 11.5 ٹن منشیات جلائی جا رہی ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ 103 ٹن ممنوعہ کیمیائی مواد کو بھی تلف کیا گیا۔ بریگیڈیر تحسین احمد مرزا نے بتایا کہ اس سال اینٹی نارکوٹکس فورس کے درج کیے ہوئے 340 مقدمات کی سماعت مکمل ہوئی جن میں صرف 07 مقدمات میں ملزمان بری ہوئے۔ جبکہ 333 مقدمات میں ملزمان سزایاب ہوئے یوں سزا کی شرح 97% رہی۔ اینٹی نارکوٹکس فورس منشیات میں ملوث سمگلروں کی کمائی سے بنائے ہوئے اثاثہ جات کی تفتیش بھی کرتی ہے اور اس سال 221.5 ملین روپے کے اثاثہ جات کو منجمد کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اینٹی نارکوٹکس فورس نے یوتھ ایمبیسیڈر پروگرام جاری کیا ہے۔ جس سے ملکی سطح پر نوجوانوں میں منشیات کے خلاف آگاہی اور معاشرے پر اس کے اثرات کو اجاگر کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے علاوہ اینٹی نارکوٹکس فورس منشیات کے استعمال کو کم کرنے کی سرگرمیوں میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں صوبائی گورنمنٹ کے اشتراک سے منشیات کے عادی افراد کے لئے مفت علاج معالجے کے لئے پشاور میں 100 بستروں پر مشتمل ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ جہاں پر منشیات کے عادی افراد کا مفت علاج معالجہ ہوگا۔

# اب سرمایہ بھی آئے گا اور ماہرین بھی!

حکومت کے سیاسی حریف اس پر صبح شام تنقید کے تیر برسا رہے ہیں کہ اس نے آتے ہی عوام کی خوشیاں چھین لیں ان کے زندہ رہنے کا سامان ان کی پہنچ سے باہر کر دیا ہے لہٰذا وہ انتہائی پریشان ہو گئے ہیں انہیں مختلف النوع مشکلات نے آن گھیرا ہے گویا ان کو اپنی زندگیاں خطرات سے دو چار ہوتی دکھائی دے رہی ہیں وہ کیا کریں کدھر جائیں کس سے شکوہ کریں اور اپنے دکھ بانٹنے کی التجا کریں انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ عوام اس وقت گرانی کی زد میں ہیں ان کے روز مرہ کی چیزیں ان کی دسترس سے باہر ہوتی جا رہی ہیں، ذرائع آمدن لمحہ بہ لمحہ محدود ہونے لگے ہیں، بے روزگاری کسی وبا کی مانند پھیل رہی ہے...... کاروبار بھی سخت متاثر ہیں کیونکہ جب خریدار کم ہوں گے تو ان پر اثرات مرتب ہوں گے ہی مگر سوال یہ ہے کہ حزب اختلاف سچ کیوں نہیں بول رہی وہ حقائق آشنا کیوں نہیں ہے اگر وہ قومی خزانے میں اتنا کچھ چھوڑ کر جاتی کہ جس سے اگلے چھ ماہ بہ آسانی ملکی معاملات چلائے جا سکتے تو یہ جو اقتصادی و معاشی بحران پیدا ہوا ہے نہ ہوتا مگر وہ تو آنے والی حکومت کو لوہے کے چنے چبوانے پر تلی تھی لہٰذا اس نے نئی حکومت کو خزانہ بھرا نہیں قریباً خالی دیا...... کہ وہ جانے اور اس کا کام جانے...... لہٰذا ایسا ہونا ہی تھا مگر یہ مہنگائی اور ٹیکسز اذیت ناک تب بھی نہیں...... یہ جو مافیاز ہیں انہوں نے مصنوعی طور سے اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے...... بجلی گیس کا سیاپا کیا جا رہا ہے ابھی تو آج اس کی قیمتیں بڑھی ہیں اور وہ بھی اتنی کہ عوام کو محسوس ہی نہ ہو مگر سوئی گیس پر تو اضافہ ہوا ہی نہیں اس سے آگے حساب شروع ہوتا ہے مگر شور ہے کہ بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے اب عوام کو معلوم ہوا چاہتا ہے کہ دونوں سیاسی جماعتیں اپنے اقتدار اور احتسابی عمل کے حوالے سے دہائی دے رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ حکومت چل نہیں سکتی لہٰذا اس کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی جائے گی ایسا اس لیے ہے کہ ان کے گرد احتساب کا شکنجہ مزید کسا جا رہا ہے...... ان کے اثاثے نئے جزیروں کی طرح دریافت ہو رہے ہیں جعلی اکاؤنٹس کے ذریعے جو مزدوروں اور محنت کشوں کے کھاتوں میں اربوں منتقل کیے جا رہے ہیں ان سے بھی یہ خائف نظر آتی ہیں کہ آخر کار ان ہی کو جواب دہ ہونا ہے لہٰذا عوام سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں ہمدردی انہیں خود سے ہے...... اب لوگ بیوقوف ہیں نہ بے خبر انہیں پتا چل چکا ہے کہ اصل بات کیا ہے...... یہ مہنگائی اور یہ اضافے اب زیادہ دیر موجود نہیں رہ سکتے کیونکہ وزیر اعظم عمران خان امیدوں، آسوں اور خواہشوں کے دیے روشن کرنے چل پڑے ہیں...... انہیں اب سبھی قرض بھی دیں گے اور امداد بھی...... یہاں سرمایہ کار بھی آئیں گے اور ماہرین بھی کیونکہ انہیں علم ہے کہ اب ان کی رقوم اور خدمات ضائع نہیں ہوں گی عمران خان وزیر اعظم پاکستان ایک ایک پیسا ملک و قوم پر صرف کریں گے تا کہ ان کے معیار زندگی کو اوپر لے جایا جا سکے...... لہٰذا عوام کسی کے ذاتی مخاصمت کی بنا پر دیے جانے والے بیانات پر کان نہ دھریں کیونکہ انہیں پالا اپنے "کارناموں" کا ہے جو انہوں نے اپنی حکومتوں میں سرانجام دیے......!

عمران خان نے سعودی عرب سے جو تین ارب ڈالر نقد اور باقی سات ارب تیل وغیرہ کی صورت میں حاصل کیے ہیں ان سے یقیناً ہم بحرانی کیفیت سے باہر آ گئے ہیں اور آئی ایم ایف کی کئی شرائط سے بھی نجات مل گئی ہے جس میں چین کے حوالے سے اس نے کہا تھا کہ اس سے جو لین دین کیا ہے اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے...... مگر اب ایسا کچھ نہیں تسلیم کرنا پڑے گا عین ممکن ہے کہ ہمیں دیگر دوست ممالک سے مطلوبہ رقم مل جائے

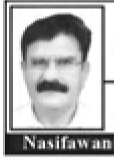

ضربان

ناصف اعوان

Nasifawan@yahoo.com

اور آئی ایم ایف کے پاس نہ جانا پڑے...... بہر حال رُت بدل رہی ہے زندگی کو ایک نئی توانائی حاصل ہونے جا رہی ہے...... عمران خان کی دیانت، شرافت، لگن، محبت اور ملک کو ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں کھڑا کرنے کے جذبے کے پیش نظر بہت سے دولت مند یہاں صنعتوں کے قیام میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں...... بہت سے ماہرین بھی پاکستان کے شعبہ جاتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے بے چین دکھائی دیتے ہیں جیسا کہ چند روز پہلے آسٹریلین ماہر زراعت جان سٹین (John Steen) جو کوئنز لینڈ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں اور وطن عزیز کی زراعت کو نئے خطوط پر استوار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں نے ایک ملاقات میں بتایا کہ وہ کسانوں کی حالت بہتر کرنے کے لیے پاکستان کے زرعی شعبے کو ایک نیا انداز دینا چاہتے ہیں جس میں کاشت کاری کے جدید طریقے جن پر کچھ زیادہ خرچ نہیں آتا بھی متعارف کرانے میں دلچسپی رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ کاشت کاروں (چھوٹے) کو آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں، زرعی آلات تک ان کی رسائی میں کوئی مشکل پیش نہیں آنی چاہیے، اور وہ بات زرعی کے حوالے سے بھی وہ بتا رہے تھے کہ ان کے استعمال میں بھی جدت لانے کی ضرورت ہے ایسا کرنے سے بہتر نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے حوالے سے ایک مثال دی کہ ہم جو گلاب کے پھول توڑ کر فروخت کرتے ہیں اگر ان کو مناسب طور سے منڈی تک پہنچایا جائے تو ان کی تازگی برقرار رہتی ہے جو ان کی قیمت میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے مگر یہاں پیداوار پرانے طریقوں کی وجہ سے نہیں بڑھ رہی اور کسانوں کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے...... ان کے ساتھ وہاں کوئنز لینڈ یونیورسٹی میں پاکستان کے ایک ذہین نوجوان ڈاکٹر شبیر احمد بھی تھے جو آسٹریلیا سے ہی پی ایچ ڈی ہیں وہ بھی زراعت کو ترقی دینے کے لیے تجاویز دے رہے تھے وہ ملک کے لیے ایک تڑپ رکھتے ہیں ان کا کہنا تھا کہ چونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اس کی معیشت کا انحصار بڑی حد تک زراعت پر ہے لہٰذا ہمیں جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے پیداواری عمل کو بڑھانے کے علاوہ عام کسان کی زندگی میں بھی انقلاب لانا ہو گا......

اس کے لیے آسٹریلین ماہر زراعت و تحقیق جان سٹین کی تجاویز اور کوششوں سے مستفید ہونے کی ضرورت ہے اس ملاقات کا اہتمام نامور محب الوطن صحافی ایم رانا نے کیا......!

میں سوچ رہا تھا کہ عمران خان کی حکومت سے سوائے امریکہ اور اس کے ایک دو اتحادیوں کے خوش نہیں ہوں گے وگرنہ پوری دنیا کے چھوٹے بڑے ممالک میں انہیں پذیرائی مل رہی ہے اور ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ پاکستان کے قریب ہوں اور وہاں معاشی و سماجی ترقیاتی منصوبے شروع کریں...... جان سٹین بھی تو ایسی ہی آرزو کا اظہار کر رہے تھے کہ انہیں دلی مسرت ہو گی پاکستان کے کسانوں کی خدمت کر کے کیونکہ وہ بنیادی طور پر انسان دوست ہیں لہٰذا وہ زراعت کی ترقی کے لیے پاکستان کے تحقیقی اداروں سے مل کر کام کرنے کے خواہشمند ہیں ان کی حکومتی عہدیداروں سے بھی ملاقات ہو چکی ہیں جنہوں نے پوری توجہ سے ان کی بات کو سنا ہے اور اس پر عمل درآمد کی یقین دہانی کرائی ہے...... بہر حال موجودہ حکومت اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ اسے ایسے سنجیدہ فکر اور مخلص لوگ دستیاب ہونے جا رہے ہیں جو اس کے قدم سے قدم ملا کر چلنا چاہ رہے ہیں تا کہ یہاں خوشحالی آئے۔ اکہتر برس سے اچھے دنوں کی راہ تکنے والے عوام کو مہذب قوموں کی طرح پر آسائش اور انصاف پر مبنی نظام حیات میسر آئے...... مگر افسوس ہماری حزب اختلاف جس پر کرپشن کے الزامات ہیں اور درپیش صورت حال کی ذمہ داری بھی اس پر عائد ہوتی ہے ایک ایسے حکمران کو اقتدار سے الگ کرنے کا پروگرام ترتیب دے رہی ہے جو اپنے لیے نہیں اس ملک کے لیے سوچتا ہے اور اس کے خلوص بھرے طرز عمل کو دیکھ کر دنیا بھر سے ماہرین و سرمایہ کار ایک نئے جوش و جذبے کے ساتھ چلے آ رہے ہیں؟

...ب کر رہے ہیں

# ...کریڈٹ سسٹم" لا رہے ہیں: صوبائی وزیر زراعت

## ...سے ملکی معیشت کا استحکام وابستہ ہے: ملک نعمان لنگڑیال

...راعت ملک نعمان احمد
...بہتری سے ملکی معیشت
...زہ پلان پر کام کر رہے
...کسان کی حالت بہتر ہو
...ت ضروری ہے۔ کسان
...نے کے لئے کام کر رہے
...ٹل میں یونیورسٹی آف
...کستان ایگریکلچرل ریسرچ
...، پاکستان مائیکرو فنانس،
...کولیشن کے اشتراک سے
...عنوان سے منعقدہ تقریب
...یں ایگریکلچرل سیکٹر، مائیکرو
...وامی تعلیمی اور سرکاری و غیر
...مین پاکستان ایگری کلچرل
...ٹر جاسٹن، ڈاکٹر شبیر، ڈاکٹر
...محسن احمد، مبارک علی سردر،

بہتری کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔ غریب کسان قرض لینے سے ڈرتا ہے اور بنک میں جانے سے گھبراتا ہے اور قرض لینے کی بجائے کسی سے سود پر پیسے لینے پر مجبور ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کے لئے "ون ونڈو کریڈٹ" کی کوششیں کر رہے ہیں جو ایک بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ کسان کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں اپنے پیروں پر کھڑے کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، گزشتہ دس سالوں میں زراعت کی طرف عدم توجہ کے باعث یہ شعبہ بری طرح متاثر ہوا ہے کسانوں میں آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے اور حکومت سو روزہ پلان پر عمل کرتے ہوئے ایسی پالیسیاں لے کر آ رہی ہے جس سے روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی۔ بعدازاں تقریب میں پاکستان میں موثر کریڈٹ سسٹم کے ذریعے "چھوٹے کسانوں کی آمدن میں اضافہ" کی رپورٹ کی رونمائی بھی کی گئی جس میں چھوٹے زرعی فارموں کے مالکان کے لئے قرضہ جات کی دستیابی کے لئے بہترین پالیسیوں پر مبنی سفارشات فراہم کی گئیں۔ یہ رپورٹ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ کسان خاص طور پر خواتین کسان اپنے ... اور زرعی پیداوار میں اضافہ کرتے ہوئے

## مضراب

رابعہ رحمن

# پاکستان کی زرعی معیشت

پاکستان زرعی ملک ہے اور اس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے ملک میں پیدا ہونے والی کپاس، چاول، گندم اور دیگر فصلات کی پیداوار کا بڑا حصہ پنجاب سے مہیا ہوتا ہے۔ فصلات کیلئے قدرتی آفات مختلف بیماریوں اور بے شمار وباؤں کے حملے کے باعث اکثر کسان کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کی سال بھر کی آمدن انتہائی کم درجے پہ آجاتی ہے جبکہ کسانوں نے اسی فصل سے اگلی فصل تک گھر کا چولہا چلنا، بچی کا جہیز، بیٹیوں کی تعلیم اور اگلے فصل کی تیاری کیلئے رقمیں مختص کر رکھی ہوتی ہیں جو ساری چوپٹ ہو جاتی ہیں بے چارا آٹھ آٹھ آنسو روتا ہے قرضہ لینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور پھر سالہا سال قرضہ ہی اتارتا رہتا ہے اس لیے بیماریوں، وباؤں اور قدرتی (زمینی اور آسمانی) آفات کے اثرات اور نقصانات سے بچنے کیلئے کسان کی آمدن کے تحفظ کیلئے حکومتی رہنمائی منصوبے کسان کی معاشی بقاء کیلئے ناگزیر ہیں۔ یونیورسٹی آف کوئنزلینڈ آسٹریلیا کے محقق اور ماہر معیشت ڈاکٹر شبیر احمد اس سلسلے میں کہتے ہیں کسانوں اور زمینداروں کو زراعت سے منسلک طریقوں کی آگاہی سے زرعی انقلاب کے ساتھ کثیر زرمبادلہ کما کر معیشت کو مضبوط کیا جاسکتا ہے، ریسرچر ڈاکٹر شبیر احمد اس سلسلے میں پوری لگن اور جذبے کے ساتھ عمل کارفرما ہیں، پاکستان سے محبت کرنے والا ہر انسان انکے کہنے کے مطابق اس زرعی ملک کی زراعت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے سرگرداں ہے، یہ حقیقت ہے کہ ہم اپنی زراعت کی صنعت کو نظرانداز کر کے کبھی ترقی نہیں کر سکتے، ڈاکٹر شبیر احمد یونیورسٹی آف کوئنزلینڈ آسٹریلیا میں اکنامکس ریسرچ اور ٹیچنگ کے فرائض انجام دے رہے ہیں جو پاکستان اور آسٹریلین یونیورسٹی کے تعاون سے زراعت کے مختلف شعبہ جات میں بہتر کارکردگی لانے میں ریسرچ کر رہے ہیں جس کی فنڈنگ اور تحقیق آسٹریلوی حکومت کر رہی ہے ان کا اولین مقصد پاکستان میں چھوٹے کسانوں کیلئے قرضوں کی فراہمی اور ان قرضوں کا صحیح معنوں میں بھرپور پیداوار حاصل کر کے کسان اور ملک کو خوشحال بنانا ہے۔ یہ تحقیق پاکستان میں سندھ اور خصوصاً پنجاب کے مختلف ضلعوں پر محیط ہے اس تحقیق پہ غور وفکر اور ریسرچ کی مدد سے ہماری حکومت اپنی زرعی پالیسیوں میں تبدیلی لاکر پرانی منفی نتیجہ خیز پالیسیاں ترک کر کے زرعی پالیسی بنانے میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت بھی ہے جس طرح ملک قرضوں میں ڈوبا ہوا ہے اگر ہم اپنی زراعت پہ توجہ منعکس کریں جس طرح حکومت اور وزارت زراعت زرعی ترقی کی پالیسی پر عمل پیرا ہے تو قرضہ جات کی ادائیگی میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ حکومت جس بھی نہج پہ جا کے کام کرنے کیلئے جب تک پالیسیز کا جائزہ لے کر محققین کا ایک یونٹ بنا کر نئی ترقی یافتہ پالیسیز نہیں بنائی جائیں گی تو ہر سال کسان بھی روتا ہوا ملے گا اور خوشحالی بھی خطرے میں پڑ جائیگی۔

قرضوں کی فراہمی آسان اقساط کاشتکار کیلئے ایک انعامی سکیم سے کم نہیں۔ اسی لیے آسٹریلیا اور پاکستان کے مایہ ناز ریسرچر باہمی اشتراک سے اس تحقیق کو انتہائی موثر انداز میں سب کے سامنے لا رہے ہیں۔ اس سے کسانوں کو قرضہ کی باآسانی فراہمی، قرضے کا موثر استعمال اور اچھی پیداوار کا حصول ہوگا۔ اس پر سونے پہ سہاگہ یہ کہ خواتین کسانوں کو بھی قرضہ کی فراہمی یقینی بنانے کا ارادہ ہی نہیں بلکہ انہیں زرعی کاروبار کی ترغیب دینا بھی شامل ہے۔ اس آگاہی مہم کا چلانا اتنا ہی ناگزیر ہے جتنا کہ ایک غریب گھرانے میں چولہے کی آگ کا جلنا ضروری ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں زراعت سے منسلک غریب مرد اور عورت کیلئے چھوٹے قرضوں کی فراہمی اقتصادی ترقی کیلئے ایک مثبت قدم اور قابل قدر ترویج ہے۔ دوسری صنعتوں کی طرح زراعت کی سرمایہ کاری بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اس سلسلے میں قرضوں کی مختلف اسکیمیں ترتیب دینا ایک چیلنج ضرور ہے مگر اس پر پورا اترنا ناممکن نہیں۔ اس مقصد کیلئے بہتر اور نئے مالیاتی نظام کو سامنے لانا ضروری ہے۔ ریگولیٹری ڈھانچہ بنانا ضروری ہے تاکہ اجناس کیلئے بہتر پیداوار کی ٹیکنالوجی مل جائے۔ اسی سلسلے میں کریڈٹ سپلائی کو بہتر بنانا ضروری ہے جس میں چھوٹے ہولڈرز کی فارم کی سرگرمیوں کیلئے بہتر اور جدید مالیاتی بنیادی ڈھانچے کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم اور تحقیق کریں تو حالیہ برسوں میں زرعی شعبے میں قرضہ بازاروں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ بینک دولت پاکستان کے اعداد وشمار کے مطابق مالی سال 2018-2017 میں بینکوں نے 900 ارب روپے سے زائد رقم 32.7 لاکھ کسانوں کو زرعی قرضے کے طور پر جاری کیے۔ اسی طرح یہ قرضے آلات کی فراہمی کیلئے بھی دیئے جانے چاہئیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔ حقیقت میں دیکھیں تو مشینری اور اوزار آلات کی فراہمی سے ہی فی ایکڑ پیداوار بڑھتی ہے۔ پاکستان میں کسانوں کی اکثریت پانچ ایکڑ کے قریب زمین کی مالک ہے۔ انکے آلات میں جدت اور سرمایہ کاری میں اضافہ ملکی اور کاشتکار کی خوشحالی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس امر میں اکثر انعامی اسکیموں کا اجراء بھی کیا جاتا ہے جس میں کاشتکاروں کیلئے لاکھوں روپے کی مشینری کے انعامات رکھ کے انکی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ زراعت اب تجارت کی شکل اختیار کر چکی ہے اس لیے ڈاکٹر شبیر احمد کے کہنے کے مطابق فصلوں کی کاشت کے بارے میں تمام عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے موثر منصوبہ بندی پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

مقامی ہوٹل میں ایگری کلچر ریسرچ کونسل کے زیر اہتمام تقریب میں صوبائی وزیر نعمان لنگڑیال خطاب کر رہے ہیں

# زرعی تحقیق سے کاشتکاروں کو قرضہ جات میں معاونت ملے گی، نعمان لنگڑیال

## حکومت پنجاب اور آسٹریلین سینٹر فار انٹرنیشنل ایگریکلچر ریسرچ سینٹر کے تعاون سے تقریب

## ماضی میں زرعی ترقی کیلئے 81 ارب 30 کروڑ مختص کیے گئے جبکہ ہم نے 93 ارب رقم رکھے ہیں

## پی ٹی آئی حکومت کا بنیادی مقصد کسانوں کے مسائل حل کرنا ہے، صوبائی وزیر زراعت

لاہور (سٹی رپورٹر) حکومت پنجاب اور آسٹریلین سینٹر فار انٹرنیشنل ایگریکلچر ریسرچ سینٹر کے تعاون سے لاہور کے مقامی ہوٹل میں چھوٹے کاشتکاروں کی بہتری کیلئے آسان قرضہ جات کے حصول بارے رپورٹ لانچنگ تقریب کا انعقاد ہوا جس میں ملک نعمان احمد لنگڑیال وزیر زراعت پنجاب نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں ڈاکٹر یوسف ظفر، چیئرمین پاکستان ایگریکلچر ریسرچ (باقی صفحہ 6 بقیہ نمبر 51)

وعدے بھی عیاں ہورہے ہیں، عوام مہنگائی، بیروزگاری،

وزیر زراعت ملک نعمان لنگڑیال، جون سٹین، یاسر اشفاق، ڈاکٹر سعید، ڈاکٹر یوسف ظفر پنجاب حکومت اور ایگریکلچر ریسرچ کونسل کے زیر اہتمام کسانوں میں خوشحالی کے منصوبے کی افتتاحی تقریب کے موقع پر سٹیج پر بیٹھے ہیں

## چھوٹے کاشتکاروں کو امسال 2 لاکھ 50 ہزار بلاسود قرضہ دینے کا فیصلہ

لاہور (خبر نگار) حکومت پنجاب اور آسٹریلین سینٹر فار انٹرنیشنل ایگریکلچر ریسرچ سینٹر کے تعاون سے مقامی ہوٹل میں چھوٹے کاشتکاروں کی بہتری کیلئے آسان قرضہ کے حصول بارے رپورٹ لانچنگ تقریب کا انعقاد ہوا جس میں صوبائی وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ ملک نعمان احمد لنگڑیال وزیر زراعت پنجاب نے کہا کہ زرعی ترویج و ترقی کیلئے موجودہ حکومت نے مالی سال 2018-19 کیلئے 93 ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔

**Follow up meetings with stakeholders:**

We had follow up meetings with many stakeholders including Minister Agriculture Sindh, and Secretary for agriculture Sindh Province, Minister Finance, Punjab Government, Chief Economist, State Bank of Pakistan (SBP), Punjab agriculture department, Prime Minister and Chief Minister Agriculture Reforms committee, Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF), Asia Development Bank (ADB), IFPRI, and heads of financial institutions. All above mentioned stakeholders suggested future interventions to introduce innovative agriculture financing products and capacity building programs to improve agriculture and showed their willingness to make in-cash and in-kind contribution for further research in this area,

Shabbir and Tahir (from Australian Consulate Karachi ) meeting with Sindh Agriculture Minister

John and Shabbir are meeting with the editor in Chief Mr Mujeeb ur Rahman Shami ( a reputed journalist) of the Daily Pakistan

John and Shabbir meeting with Finance Minister Punjab